

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہرایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۲۸ - جلد ۶ | لودیانہ ۱۱ جولائی ۱۸۷۸ع | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

نورافشاں

مصر میں نیا ماجرا

— اخبار نیویارک ایونجلسٹ واقع امریکہ میں تحریر ہے کہ ڈاکٹر بلیس صاحب جو امریکین مشن کی طرف سے پادری مقرر ہوکر مقام کیرو دارالخلافہ مصر میں مقیم ہیں ایک جوان مسلمان کا حال جسنے اُن کے ہاتھ سے اصطباغ پاکر دین عیسوی قبول کیا یوں لکھتے ہیں کہ جوان مذکور محکمہ صدر اعلی کے سر دفتر کا فرزند تھا اور یہہ شخص ایک بڑے عالی خاندان میں سے ہے۔ اور پکا مسلمان تھا تم جوان مشن اسکول میں تعلیم پاکر ایک سکول کا چند عرصہ تک ماسٹر مقرر رہا۔ بہت مدت تک اُسکو دین عیسوی کی بابت اُسکے متعصب ہونے کے سبب کسی نے کچھ نہ کہا آخر الامر اُسنے جب اُس گواہی کو جو قران میں انجیل کی بابت تحریر ہے دیکھی تو صداقت کی طرف آیا اور پہچانا کہ ضرور صرف انجیل ہی خدا کا سچا کلام ہے ✣

اُسیوقت وہ اپنے خاندان کو چھوڑکر مشن میں آیا اور ڈاکٹر بلیس صاحب کے ہاتھ سے اصطباغ پایا۔ اُسکے خاندان کے لوگ یہہ ماجرا سنکر بہت غصہ ہوئے اور بعد بہت سعی و کوشش کے اُس جوان کو اپنے گھر میں لیگئے۔ بعد میں اُسکو یہانتک ستایا کہ اُسنے لاچار ہوکر عدالت میں جاکر مسیح سے انکار کیا۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد جب اُسکے خاندان کے لوگ اُس سے غافل ہوئے تو وہ موقع پاکر مشن میں گیا اور عیسائی ہوا۔ اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ صرف اُسکی جان اُسکی والدہ کی محبت کے باعث بچی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ جوان کیرو شہر کو چھوڑکر لارڈ ابرو ڈین کے ساتھ ملک سکاٹلنڈ میں گیا کیونکہ اگر وہ کیرو شہر میں رہتا تو ضرور اُسکی جان کو ضرر پہونچتا۔ اب اُمید کیجاتی ہے کہ وہ سکاٹلنڈ میں تعلیم پاکر اپنے ملک میں آکر اپنے ہموطنوں کو انجیل کی خوشخبری سناویگا ✣

اب یہہ سوال کرنا لازم آتا ہے کہ ایسا ظلم اُس مسلمان پر اسلامی ملک یا شہر میں جو عیسائی ہونا چاہتا ہے کب روا رہیگا ✣

یہہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب کسی ملک یا شہر میں اس قسم کے ظلم ہونے لگتے ہیں تو اس سے اُن لوگوں کے مذہب کی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ ہم کسطرح یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسا مذہب سچا اور اُس خدا کی طرف سے ہے جسکے حقمیں لکھا ہے کہ وہ آپ محبت ہے ✣

جھوٹے خیال کا جواب

— ایڈیٹر انڈین مرر بیان کرتا ہے کہ کاشکہ مسیح ہندوستان میں پیدا ہوتا الخ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر مسیح ہندوستان میں پیدا ہوتا تو اِسقدر فواید حاصل نہ ہوتے جسقدر کہ اب اُسکے ملک یہودیہ میں پیدا ہونے سے ہوئے۔ اور خاصکر اُسکے یہودیہ میں پیدا ہونے سے ایک بڑا فایدہ یہہ ہوا کہ گنہگاروں کو نجات کی خوشخبری یہودیہ کے اُس

پاس کے ملکوں بلکہ یورپ اور ایشیا کے بعض ملکوں میں جلد پھیل گئی کیونکہ اہل یہود اور کاموں کے سبب وہاں بہت آمد و رفت رکھتے تھے۔ ہندوستان میں ایسی حالت نہ ہوتی اور اگر مسیح ہندوستان میں مجسم ہوتا تو ہمکو بالکل یقین نہیں کہ لوگ اسکو قبول کرتے کیونکہ اگرچہ وہ یہودیہ میں مجسم ہوا مگر اُس سخت دل قوم نے اُسکو قبول نہیں کیا چنانچہ لکھا ہے کہ وہ اپنوں پاس آیا اور اپنوں نے اسکو قبول نہ کیا +

اگر اہل ہند انجیل کو پڑھنے اور سننے سے مسیح کو قبول نہیں کرتے تو اگر مسیح یہاں پیدا ہوتا تو کب مقبول ہوتا +

نمایش گاہ پیرس

—— ہم پہلے کسی پرچہ میں بیان کر چکے ہیں کہ نمایش گاہوں کے انعقاد سے کیا کیا دنیوی سفاد حاصل ہوتے ہیں اب ہم روحانی فایدوں کا کچھ ذکر کرتے ہیں چنانچہ اخبار کرسچن وکلی جو شہر نیویارک واقع ملک امریکہ میں شایع ہوتا ہے اُس میں لکھا ہے کہ جو مزدور نمایش گاہ پیرس کی عمارت پر کام کرتے رہے انکو بروقت اختتام کام ایک ایک جلد بائبل کی مفت دی گئی اور یہہ بھی لکھا ہے کہ جس روز پہلے پہل نمایش گاہ کھولی گئی تو پندرہ ہزار آدمیوں کو ایک ایک جلد مفت تقسیم ہوئی۔ اور یورپ کی قوموں کے علاوہ عربی ترکی۔ چینی۔ جاپانی لوگوں کو انکی زبانوں میں کتاب مقدس دی گئی +

اب غور کرنا چاہیے کہ جسقدر پاک کتاب کی تقسیم سے روحانی فایدے جو لوگوں کو حاصل ہوئے کون بیان کر سکتا ہے کیونکہ اکثر خدا انکو جو اُسکا کلام پڑھتے ہیں اگرچہ پیشتر کبھی نہیں پڑھا اپنی پاک روح کے وسیلے سے روشنی بخشتا ہے کہ وے اُسکو جو جہان کا نور اور گنہگاروں کا اکیلا نجات دہندہ ہے اسکو پہچانیں اور اکثر انکو طاقت بھی بخشتا ہے کہ وے اسکو قبول کرکے اُسکے نام کا اقرار کریں +

یاد رکھنا چاہیے کہ جیسا خدا نے سب آدمیوں کو ایک ہی لہو سے بنایا ویسا ہی اُسنے اُن کے لئے ایک نجات دہندہ مقرر کیا چنانچہ لکھا ہے کہ کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں +

یونیورسٹی جدید

—— خبر ہے کہ ایک نئی یونیورسٹی ملک سبریا میں جاری ہونیوالی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی امداد اُس یونیورسٹی کو نہیں ملیگی بلکہ صرف ایک شخص اُسکے تمام اخراجات اپنے پاس سے ادا کرتا رہیگا۔ اور اُسکے مکان کی تیاری میں نو لاکھ روپیہ خرچ ہوگا اور ملک سبریا کے عین وسط میں شہر ٹومسک ہے اور جسمیں بڑی تجارت ہوتی ہے یہہ یونیورسٹی وہاں ۱۸۸۰ء میں جاری ہوگی +

معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے یہہ ارادہ کیا ہے وہ کوئی بڑا ہی دولتمند ہوگا اور علم کے پھیلانے اور عام کو سکھلانیکا بڑا شوق رکھتا ہوگا +

ہمارے نزدیک یہہ بڑی خوشی کی بات ہے بشرطیکہ طالب علموں کو ایسے طور سے تعلیم دیجاوے کہ وے علم تحصیل کرکے فایدہ اُٹھاویں۔ افسوس کی بات یہہ ہے کہ شاید اُس یونیورسٹی میں سچے علم الٰہی کی تعلیم جو انجیل میں پائی جاتی ہے دی نہ جاویگی کیونکہ وہاں کے لوگوں کے درمیان انجیل کی تعلیم کم ہوتی ہے +

روم و انگلنڈ

—— ۸ جولائی کی تار خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نیا عہدنامہ روم اور انگلنڈ کے درمیان مرتب ہوا ہے جسکی غرض یہہ بیان کی گئی ہے کہ جو صوبجات ایشیا ٹرکی میں سلطنت عثمانیہ کے قبضہ میں ہیں اُنکی حفاظت ہر دو سلطنتیں ملکر کیا کریں +

اُسی تار برقی سے معلوم ہوا کہ سلطان روم نے جزیرہ سیپرس انگلنڈ کے حوالہ کر دیا ہے جسمیں انگریزی فوج عنقریب داخل ہوا چاہتی ہے اور اُس جزیرہ کے گورنر سر گارنٹ انگلنڈ کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں +

معلوم نہیں کہ اب سلطان روم نے یہہ کیا سوچکر جزیرہ سیپرس انگلنڈ کو دیدیا اور اِس معاملہ میں سلاطین یورپ کی کچھ بھی صلاح نہیں لی ہے اور نہ یہہ معاملہ کانفرنس میں پیش ہوا اور نہ کسی تار برقی سے یہہ معلوم ہوا کہ انگلنڈ کی خواہش پر یہہ جزیرہ انگلنڈ کو دیا گیا اور نہ کچھ اسوقت میں سلطان پر انگلنڈ کا دباؤ تھا۔ اگر یہہ کہا جاوے کہ باطوم پر روس نے ۴ جون کو بلا دریافت سلاطین یورپ قبضہ کر لیا ہے اور انگلنڈ کو یہہ ناگوار گذرا ہو سو اتنا سبب بھی ظاہر نہیں ہوا غرض اِس جزیرہ کے دینے کا اصل کوئی باعث معلوم نہیں ہے +

اب رہا یہہ کہ انگلنڈ اور روم نے یہہ اقرار جسمیں بلا شرکت غیری کے کر لیا ہے کہ صوبجات ایشیا ٹرکی کی حفاظت کرینگے سو امید نہیں پڑتی کہ ویسا ہمیشہ کے لئے ہوتا رہے کیونکہ ۱۸۵۶ء کے عہدنامہ کو کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا جو بلا سبب ایک ردی کاغذ تصور کیا گیا۔ اب بھی سلطان روم کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب کبھی سلطنت ایران نے جو روس سے کچھ لڑوا ہوں اور صوبہ کشتور کی حق دہر کر دوست لی تو امید نہیں کہ صوبجات ایشیا ٹرکی کی بموجب اقرار نامہ حال کے حفاظت ہو۔ اسوقت نمرود انگلنڈ حکمت عملی برتیگی۔

بقیہ توراتؔ و انجیل کی پیشین گوئیوں کی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہے

وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسیگا اور خداوند انہیں ٹھٹھوں میں اُڑاویگا۔ تب وہ غصہ میں اُنسے باتیں کریگا اور نہایت بیزار ہو کے اُنھیں پریشانی میں ڈالیگا۔ میں نے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہے۔ میں حکم کو آشکارا کرونگا کہ خداوند نے میرے حق میں فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہے آج کے دن میں نے تجھے پیدا کیا۔ مجھ سے مانگ کہ میں تجھے قوموں کا وارث کرونگا اور زمین سراسر تیرے قبضہ میں کر دونگا۔ تو لوہے کے عصا سے اُنھیں توڑیگا کمہار کے برتن کی مانند اُنھیں چکنا چور کریگا۔ پس اب اے بادشاہو ہوشیار ہو اور اے زمین کے عدالت کرنیوالو تربیت لو۔ ڈرتے ہوئے خداوند کی بندگی کرو اور کانپتے ہوئے خوشی کرو۔ بیٹے کو چوما نہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم راہ٭ میں سے ہلاک ہو جاؤ جب اُسکا قہر کچھ ایک بھڑکے۔ مبارک وے سب جنکا توکل اُسپر ہے۔ یہہ پیشین گوئی مسیح کے ظہور سے ایک ہزار برس پہلے بلکہ کچھ زیادہ داؤد کے ہاتھوں لکھی گئی اور ناظرین کو چار حقیقی باتیں بتلاتی ہے۔ پہلے کہ مسیح خدا کا خاص بیٹا ہے۔ دوسرے اُسکا دنیا کی نجات کے لئے مجسم ہونا۔ تیسرے اُسکا باوجود عداوت شیطان اور انسان کے جھوٹے مذہبوں کا نیست و نابود کرنا چوتھے انجیل کے ماننے اور مسیح پر ایمان لانیکے سوا آدمی کی روحوں کا یقیناً ہلاک ہونا۔ پہلے یہہ آیت کہ (زمین کے بادشاہ سامھنا کرتے اور سردار آپسمیں خداوند کے اور اُسکے مسیح کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں) اور یہہ آیت کہ (میں نے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھایا ہے) اور یہہ آیت کہ (خداوند نے میرے حق میں فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہے) اور یہہ آیت کہ (بیٹے کو چوما نہووے کہ وہ بیزار ہو) سب کی سب مسیح کی ابنیت اور اُسکے رتبہ الوہیت پر صاف صاف گواہی دیتی ہیں۔ دوسرے یہہ آیت کہ (آج کے دن میں نے تجھے پیدا کیا۔ بیٹے کے مجسم ہونے پر معقول دلیل ہے کیونکہ اگر صرف اُسکی الوہیت پر نظر کریں تو ظاہر ہے کہ وہ ازل سے ابد تک موجود ہے۔ مگر خدا کا بیٹا چونکہ دنیا کا شفیع بھی بنا اِسلئے ضرور ہوا کہ وہ انسان کی صورت اور بشریت لیکر دنیا کے گناہوں کی خاطر اپنے تئیں قربان کرے۔ پس بیٹے کے صرف مجسم ہونیکے سبب کہا جا سکتا کہ (آج کے دن میں تجھے پیدا کیا)۔ تیسرے یہہ آیت کہ (مجھ سے مانگ کہ میں تجھے قوموں کا وارث کرونگا اور زمین سراسر تیرے قبضہ میں کر دونگا) ثابت کرتی ہے کہ ابھی تھوڑے عرصہ میں دنیا کی ساری قومیں انجیل کی تابعدار ہو کر مسیح کی ریاست روحانی کو قبول کرینگی۔ نہ کوئی دشمنی اور نہ کسی طرح کی بُت پرستی اور نہ شیطان کا مقابلہ اِس بات کو روک سکیگا کیونکہ باپ نے اِس بات کو مقرر فرمایا ہے اور بیٹا اپنے آہنی عصا سے اُسے انجام کو پہنچاویگا۔ کروبی فرشتے اِسکو دیکھنے سے خوش و خورم ہونگے اور شیاطین اِسکے سبب غصہ کے مارے دانت چباتے رہینگے۔ پس یہہ پیشین گوئی محمدیوں کو باآواز بلند سُناتی ہے کہ وہ دن جلد انیوالا ہے جسمیں محمدی نام روئے زمین پر باقی نرہیگا۔ کیونکہ مسیح ہر ایک ناحق مذہب کو نیست و نابود کر کے آپ ہی روحانی بادشاہ بنکر سلطنت کریگا۔ چوتھے یہہ آیت کہ (بیٹے کو چوما نہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم راہ میں ہلاک ہو جاؤ جب اُسکا قہر کچھ ایک بھڑکے) اور یہہ آیت کہ (مبارک وے ہیں جو اُسپر توکل کرتے) خوب ثابت کرتی ہیں کہ خدا سے صُلح اور میل حاصل کرنے کے لئے صرف ایک ہی مقبول رستہ ہے یعنے مسیح کو دنیا کا حقیقی شفیع جانکر اُسپر دل اور جان سے ایمان لانا۔ اِس ایمان کے سوا پیشین گوئی سنجیدگی تمام بتلاتی ہے کہ گنہگاروں کے لئے اور کچھ حاصل نہیں سوائے اِسکے کہ وے خداوند کے حضور سے نکالے جاویں اور ہمیشہ ہمیشہ کی ہلاکت میں گرفتار ہوں ٭

کتاب زبور کی دوسری پیشین گوئی جسپر ہم تھوڑا سا بیان کرینگے ۲۲ ویں زبور میں ہے۔ وہاں اُس عذاب و عقاب کی بابت جو خدا کے بیٹے نے دُنیا کی نجات کے لئے صلیب پر اُٹھایا نہایت دردانگیز بیان پایا جاتا۔ کیونکہ وہ زبور طویل ہے اِسلئے ہم اُسکی چند آیتوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ مسیح کی تین کیفیتوں سے واضح ہے کہ اِس پیشین گوئی کے مضمون صرف مسیح کیطرف منسوب ہیں۔ پہلے اِس لئے کہ جو باتیں اُسنے جان کنی کے وقت اپنے سخت عذاب میں کہیں اُنہیں سے یہہ پیشین گوئی شروع ہوتی ہے یعنے (اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے) اگر ہم انجیل کی اُس گواہی کو جو مسیح کی موت کی بابت گذرانتی ہے رجوع کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہزار برس کے بعد بلکہ زیادہ مسیح نے صلیب پر کھینچے جاتے وقت ایسی ہی باتیں کہیں۔ باقی آئندہ

٭ اسکے معنے ہدایت اور نجات کی راہ ہے۔

منقولات

انجیل کی سچائی

پولوس رسول کا پہلا خط طمطاؤس کو اُسکے پہلے باب کی پندرھویں اور سولویں آیات میں ایسی عمدہ اور بیش بہا باتیں پائی جاتی ہیں کہ مثل اور نظیر اُنکا سوا پاک کلام کے اور کہیں نہیں ہے۔ پولوس کہتا ہے کہ یہہ دیانت کی بات اور بالکل پسند کے لایق ہے کہ مسیح عیسیٰ گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا اور میں اُن سب میں بڑا گنہگار ہوں۔ لیکن مجھ پر اِسلئے رحم آیا کہ عیسیٰ مسیح مجھ بڑے گنہگار پر کمال صبر ظاہر کرے تاکہ میں اُنکے واسطے جو اُسپر ہمیشہ کی زندگی کے لئے ایمان لائینگے نمونہ بنوں +

اب جاننا چاہئے کہ کیونکر ثابت ہوتا ہے کہ یہہ دیانت کی بات ہے۔ اِسکی بہت دلیلیں ہیں لیکن جو دلیل پولوس یہاں لاتا ہے صرف اُسکے خیال میں ہم مشغول ہونگے۔ پولوس یہاں ایک خاص طور سے اور بڑی تاکید کے ساتھ یہہ فرماتا ہے کہ مسیح عیسیٰ گنہگاروں کا بچانیوالا ہے اِسلئے کہ اُسنے مجھکو جو اُن سب میں بڑا گنہگار ہوں بچایا۔ اگر کوئی آدمی یہہ کہے کہ میں ایک گھڑی بنا سکتا ہوں تو اِسکا ثبوت تب ہوتا ہے جب وہ ایک گھڑی دکھلاتا ہے جو اُسنے خود بنائی ہے۔ اسیطرح یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح عیسیٰ گنہگاروں کو بچا سکتا ہے جسوقت ایک گنہگار ایسا پایا جائے جو اُسکے وسیلے سے بچ گیا ہو۔ چنانچہ پولوس صاف صاف یہہ اقرار کرتا ہے کہ میں خود ایسا ہی آدمی ہوں +

پاک کلام میں لکھا ہے اور پولوس نے خود بھی کہا ہے کہ اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے پرانی چیزیں گذر گئیں دیکھو ساری چیزیں نئی ہوئیں اب دیکھو کہ پولوس کے دل میں کیسی تبدیلی ہوئی جسوقت عیسیٰ مسیح اُسپر ظاہر ہوا اور اُسنے خدا کے اکلوتے بیٹے کو اپنا نجات دہندہ جانا۔ پیشتر اُس سے اُسکا خیال یہہ تھا کہ میں گنہگار نہیں ہوں میں راستباز ہوں مجھکو کوئی بچانیوالا نہ چاہئے میں اپنی راستی سے بچونگا۔ لیکن جب خدا کی شریعت کے وسیلے سے اُسنے گناہ کو پہچانا تب اُسکو معلوم ہوا کہ میں بڑا گنہگار ہوں اور مجھ میں راستی نہیں ہے بلکہ میں سب سے بڑا گنہگار ہوں اور میری راستی گندی دھجی کی سی ہے۔ اُسوقت اُسنے یہہ بھی سوچا کہ اگر کوئی بچانیوالا نہ ہو تو میں ضرور ہلاک ہونگا۔ چنانچہ وہ کہنے لگا کہ میں آگے بے شرع ہوکے جیتا تھا پر جب حکم آیا یعنے جب حکم کی پہچان آئی گناہ جی اُٹھا اور میں مرگیا۔ آگے اُسنے عیسیٰ مسیح کو اُسکے خون اور اُسکی راستی کو ناچیز اور نفرت کے لایق جانا۔ اُسنے عیسیٰ مسیح کو پسند نہ کیا بلکہ اُسکو رد کیا اور اپنے دل میں یہہ ٹھہرایا کہ عیسیٰ مسیح خدا کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن جب اُسکی آنکھیں کھل گئیں تب اُسنے یہہ سمجھا کہ عیسیٰ مسیح فی الحقیقت خدا کا بیٹا ہے اور اُسوقت سے اُسنے اُسکو اپنا عمدہ اور پیارا نجات دینیوالا جانا۔ تب وہ کہنے لگا جتنی چیزیں میرے نفع کی تھیں میں نے اُنہیں کو مسیح کی خاطر نقصان سمجھا۔ بلکہ میں اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کی پہچان کی خوبی کے سبب سب کچھ نقصان سمجھتا ہوں جسکی خاطر ہر چیز کا نقصان اُٹھایا اور اُنہیں گندگی جانتا ہوں تاکہ میں مسیح کو نفع میں پاؤں اور اُسمیں پایا جاؤں اپنی اُس راستبازی کے ساتھ نہیں جو شریعت سے ہے بلکہ اُس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے سے یعنے اُس راستبازی کے ساتھ جو خداوند کی طرف سے ایمان کی راہ میں ملتی ہے پیشتر مسیح کا مصلوب ہونا اُسکے لئے ٹھوکر کھلانیوالا پتھر تھا لیکن جسوقت اُسپر مسیح کا رحم ہوا اُس وقت سے سوا اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کی صلیب کے اُسنے فخر نہ کیا۔ اور اُسنے یہہ کہا کہ میں مسیح کے ساتھ صلیب پر کھینچا گیا لیکن زندہ ہوں پر تو بھی میں نہیں بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور میں جو اب جسم میں زندہ ہوں سو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے زندہ ہوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے کو میرے بدلے دیدیا +

پھر پاک کلام میں لکھا ہے اور عیسیٰ مسیح نے خود بھی کہا کہ تم اُن کے پھلوں سے پہچانوگے کیا لوگ جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں۔ اُسیطرح ہر ایک اچھا درخت اچھے پھل لاتا اور بُرا درخت بُرے پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت بُرے پھل نہیں لا سکتا نہ بُرا درخت اچھے پھل لا سکتا۔ پیشتر اُس سے کہ اُسنے عیسیٰ مسیح کو پہچانا اور اُسوقت سے پہلے کہ وہ عیسیٰ مسیح میں نیا مخلوق ہوا۔ سولوس بیشک بُرا درخت تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے وہ کیسا اچھا درخت بنا۔ پیشتر اُس کا پھل کلنٹے اور اُنٹ کٹارے کی مانند تھا لیکن پاک روح کی تاثیر سے انگور اور انجیر کی مانند ہوا۔ سولوس کی چال چلن میں بڑا تبدل تب ہوا اور اُسکا کام اچھا اور خدا کو پسندیدہ تب ہوا جب وہ عیسیٰ مسیح پر ایمان لایا۔ آگے وہ بُرا کام کیا کرتا تھا اور شیطان کا ایک نائب ہو گیا تھا۔ جب اُسپر خدا کا رحم ہوا اور اُسنے مسیح سے فضل پایا تب

اُس کو اپنا خداوند جانا اور اُسکی مرضی کو بجالایا۔ اب اُسکا اقرار سنو۔ اِسی خط اور اسی سند میں پولوس یہہ فرماتا ہی کہ میں اپنے خداوند مسیح عیسیٰ کا جسنے مجھے اقتدار دیا شکر گذار ہوں کہ اُسنے مجھے امانت دار سمجھکر خدمت پہ مقرر کیا۔ میں تو آگے کفر بکنے والا اور ستانیوالا اور جبر کرنے والا تھا۔ لیکن مجھپر رحم ہوا اسواسطے کہ میں نے جب ایمان نہ لایا تھا نادانی میں کیا جو کیا۔ اور ہمارے خداوند کا فضل ایمان اور پیار سمیت جو مسیح عیسیٰ میں ہی بہت زیادہ ہوا۔ اور پھر اپنی حالت کی بابت پولوس نے یہہ بیان کیا کہ میں نے بھی سمجھا کہ عیسیٰ ناصری کے نام کی بہت بر خلافی کرنا مجھپر واجب ہی۔ سو بھی میں نے یروشلم میں کیا اور سردار کاہنوں سے اختیار پاکے بہت سے مقدسوں کو قیدخانے میں بند کیا اور جب قتل کئے جاتے تھے میں حامی بھرتا تھا۔ اور ہر عبادت خانے میں اکثر اُنہیں سزا دلاکے زبردستی اُنسے کفر کہواتا اور اُنپر نہایت جنون کرکے غیر شہروں تک ستاتا تھا +

باقی آئندہ

مراسلات

خداکے ہر جگہہ حاضر و ناظر ہونیکا بھید

کسکا مقدور ہی کہ اُسکے لئے گھر بناوے حالانکہ آسمان میں بلکہ آسمانوں کے آسمان میں اُسکی سمائی ہو نہ سکی۔ پھر میں کون ہوں کہ اُسکے لئے گھر بناؤں مگر فقط اسلئے کہ اُسکے آگے قربانی چلاؤں۔ ۲ تواریخ ۲ باب ۶ آیت +

پہلی تواریخ کے ۲۱ و ۲۲ باب کے مطالعہ سے ہمکو بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ داؤد نے اسلئے جو اسرائیل اور بادشاہ تھا خداکے لئے ایک مذبح بنایا تھا اور اُسکی یہہ بھی خواہش تھی کہ اُسی جگہہ میں جہاں اُسنے قربانگاہ بنائی تھی خدا کے لئے ایک ہیکل بناوے اور اُسکے بنائے جانے کی تیاری کرچکا تھا مگر تو بھی خدانے اُسکو اُسکی خواہش پوری کرنے نہ دی۔ کیونکہ اُسنے بہت خونریزی کی۔ اور بڑی بڑی لڑائیاں لڑیں۔ اور خدا کے آگے بہت لہو بہایا مگر تو بھی خدانے اُسکو یہہ اجازت دی کہ اُسکا بیٹا سلیمان ہیکل بناوے کیونکہ وہ صاحب صلح تھا لہذا داؤد نے اپنے مرنے سے پیشتر سلیمان کو بلایا اور اُسے فرمادیا کہ خداوند اسرائیل کے خدا کے لئے ایک گھر بناوے اور اُن ساری چیزوں کو جنکو اُسنے ہیکل بنانیکے لئے جمع کررکھا تھا جیسا کہ سونا روپا پیتل لوہا وغیرہ سلیمان کی سپردگی میں کردیا اور سب سرداروں کو حکم کیا کہ بہر صورت سلیمان کی امداد کریں۔ جب داؤد مر گیا تو سلیمان اُسکا جانشین ہوا تب وہ اپنے باپ داؤد کے حکم پر خیال کرنے لگا اور خدا کے گھر بنانیکا ارادہ کیا اور صور کے بادشاہ حورام کو کہلا بھیجا کہ میری مدد کیجئے اور میرے پاس طرح طرح کی لکڑیاں اور کاریگر جو ماہر اور ہنرمند ہیں بھیجئے +

یہہ آیت جو اوپر لکھی ہی اُس پیغام میں جو اُسنے صور کے بادشاہ کے پاس بھیجا پائی جاتی ہی سند کی آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ گمان کرتا تھا کہ صور کا بادشاہ نہیں سمجھ سکتا کہ ہمارا خدا کون اور کیا ہی کیونکہ وہ بت پرست ہی۔ شاید وہ سمجھیگا کہ میں بت خانہ بنانیکا کسب کرتا ہوں اسلئے اُسے سمجھانا چاہئے تاکہ اُسکو معلوم ہو جاوے کہ ہمارا خدا اور نادیدنی ہی کہ سچا اور زندہ اور کہ وہ ہماری حمد و ثنا کے لائق ہی۔ یہہ خیال کرکے اُسنے لکھ بھیجا کہ وہ گھر جو میں بناتا ہوں عظیم ہوگا کیونکہ ہمارا خدا سب معبودوں سے عظیم ہی لیکن کسکا مقدور ہی کہ اُسکے لئے ایک گھر بناوے حالانکہ آسمان میں بلکہ آسمانوں کے آسمان میں اُسکی سمائی ہو نہ سکی +

اِس سے یہہ مراد ہی کہ کوئی شخص خاص خدا کی سکونت کرنے کے لئے گھر نہیں بنا سکتا ہی کیونکہ اُسکی ذات و صفات غیر محدود ہی۔ یہہ کیسا بھاری خیال ہی اور انسان کی عقل سے کیسا بعید ہی کہ خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہی اور کہ وہ ہم سبھوں کے پاس موجود ہی اور ہر بات ہمارے کاموں کی خبر لیتا ہی +

اگر خدا فی الحقیقت ہر جگہہ حاضر و ناظر ہی تو نہ صرف ہمارے کاموں کی بلکہ خیالوں اور خواہشوں کی بھی خبر لیتا ہی اور ہمارے سارے بداعمالوں و باتوں و خیالوں کا حساب لکھ رکھتا ہی اور ہمسے قیامت و عدالت کے دن ٹھیک ٹھیک حساب لیگا اور اُن کا بدلہ بھی دیگا۔ کیونکہ بغیر بدلہ لئے اور سزا دئے گنہگاروں کو نہیں چھوڑ سکتا ورنہ اُسکے انصاف و عدل میں فرق آویگا +

اب غور کرنے کا مقام ہی کہ یہہ ہمارا حساب جو اپ لکھا جاتا ہی کسطرح سے مٹایا جائیگا کیونکہ ہمارے نیک اعمال اِس حساب میں نہیں آسکیں گے۔ پس ہمپر فرض ہی کہ ایک بدخیال بھی اپنے دلوں میں آنے نہ دیں۔ فرض کرو کہ ہم ہر طرح کی بُری باتیں اپنے دلوں میں لانے سے باز رکھ سکتے تاہم خدا ہم سے مطالبہ کرتا ہی +

یہہ خدا اور اُسکی کامل شریعت کا حق ہی تو غیر ممکن ہی کہ ہماری نیکی اِس حساب میں شمار کیجاوے۔ خدا کا کلام گواہی دیتا ہی کہ خداوند عیسیٰ مسیح کے خون کے سوائے



جو صلیب پر بہایا گیا کوئی اور تجویز جس سے خدا کی عزت و بزرگی ہوتی ہو سارے جہان میں نظر نہیں آتی ہو جسکے وسیلہ سے یہہ حساب خدا کے انصاف کے دفتر سے

مٹ سکتا ہو۔ کیونکہ لکھا ہو کہ بغیر لہو بہائے معافی نہیں ہوتی فقط

راقم ایک طالب علم الٰہی

اخبارات ملکی و ولائتی

کابل اخبار انگلشمین ہندوستانیوں کے والنٹیر فوج میں داخل ہونیکو پسند نہیں کرتا۔ اور ہندو پیٹریٹ لکھتا ہو کہ اگر انگریزی والنٹیروں میں ہندوستانیوں کو داخل کیا جائے۔ اور انگریزوں کو ہندوستانیونکا داخل کرنا اختیاری ہو تو بات وہی کی وہی رہیگی۔ ہندوستانی داخل نہو سکینگے +

جیپان والوں نے امریکا سے ایک ٹیلیفون منگا کر اب فروخت کے واسطے کثرت سے ٹیلیفون کا بنانا شروع کر دیا ہو اور کہتے ہیں کہ یہہ ٹیلیفون بالکل ایسے ہی عمدہ طور پر کام دیتے ہیں جیسا کہ اصل نمونہ دیتا ہو +

شاہ ایران سینٹ پیٹرزبرگ سے چلے گئے ہیں اور جسوقت پچھلی ڈاک ولایت سے روانہ ہوئی تھی شاہ ممدوح پیرس میں رونق افروز تھے +

روڑکی کالج کے داخلہ کا امتحان پندرہ اگست ۱۸۷۸ء سے شروع ہوگا۔ تمام درخواستیں پہلی اگست ۱۸۷۸ء تک پہنچنی چاہئیں +

مقام گجرات میں بہت سے لوگ کسی امیر کی شادی یا ماتم کی دعوت پر ایک جگہہ جمع تھے۔ مکان کی چھت گر گئی ہے، عورتیں چھہ لڑکے چھہ لڑکیاں دب کر مر گئیں + از وکیل ہندوستان

اخبارات تار برقی

برلن یکم جولائی۔ اگرچہ سلطان روم اسبات سے راضی نہیں ہو کہ اسٹریا صوبہ بوسینا و ہرزیگوینا میں اپنی فوج داخل کرے مگر اسٹریا کانفرنس سے اجازت حاصل کر کے اپنی فوج ہر دو صوبجات میں داخل کریگی +

آج کانفرنس کا اجلاس بہت دیر تک ہوتا رہا اور اسمیں یہہ تجویز ہوئی کہ ضلع انٹواری مانٹینگرو کو دیا جاوے۔ اور صوبہ بسرمیہ کی بابت یہہ فیصلہ ہوا کہ وہ اس صوبہ کا وہ حصہ جو دریائے کلیات سے لیکر روشنک ہی روس کو دیا جاوے اور وہ حصہ جو سلسٹریا سے منگولیک ہی رومانیا کو دیا جاوے۔ سنیچر کے روز یونان کے وزرائے نے کانفرنس میں ایک درخواست پیش کی کہ ہمارے ملکی حدود کو کسیقدر وسعت دیجاوے +

یہہ خبر جو پیشتر مشہور ہوئی تھی کہ پرنس گورٹسچکاف علالت طبع کے باعث کانفرنس میں حاضر نہیں ہوتے سو بے بنیاد ہو کیونکہ وے ہر اجلاس میں حاضر ہوتے ہیں +

لنڈن ۲ جولائی۔ انگلنڈ کی دوسری سہ ماہی کی رپوٹ آمد سے معلوم ہوا کہ بہ نسبت سابق کے سہ ماہی حال میں ۳،۷۱۹،۴ روپیہ کی کمی ہوئی +

لنڈن ۲ جولائی۔ لارڈ کرابن بروک کے ایک مراسلہ میں جسمیں وے ایکٹ ۱۸۷۸ء بابت آزادی اخبارات کی نظر ثانی کرتے ہیں یہہ لکھا ہو کہ میں افسوس کرتا ہوں کہ ایسے ایکٹ جاری کرنیکی ضرورت ہوئی لیکن بعض اخباروں کے باعث سے جو نہایت ہی سخت کلمات شایع کرتے تھے جن سے جاہل لوگوں کے دلوں میں

سرکشی کے بیٹھنے کا خوف تھا یہہ قانون جاری کرنا پڑا۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ دیسی اخبارات اُن باتونکا ذکر کرینگے کہ جن سے فی الحقیقت نقصان عاید ہوتا ہو نہ کہ خیالی باتونکا +

اب درخوست ہاے بابت ٹھیکہ ڈاک لنڈن تا ہندہ روانہ کرنیکا وقت ہو جو چاہے جنرل پوسٹ آفس لنڈن میں ۲۵ جولائی سے پیشتر روانہ کرے +

رنگون ۳ جولائی۔ شہر مانڈلی کے اُس حصہ میں جو حصار کے اندر ہو بڑی آگ لگی اور ۳ جولائی تک دو ہزار مکان برباد ہو چکے ہیں اور اب تک آگ فرو نہیں ہوئی +

لنڈن ۳ جولائی۔ اخبارات لنڈن یہہ بات بالکل ناپسند کرتے ہیں کہ باطوم روس کو دیا جاوے +

برلن ۳ جولائی۔ کل کانفرنس میں دریائے ڈنیوب کے جہازرانی کا معاملہ پیش ہوا اور یہہ بھی معاملہ پیش ہوا کہ روس کو جنگ حال کا ہرجانہ کسقدر دینا چاہئے +

مالٹا ۲ جولائی۔ کرنیل کیننگ پلٹن نمبر ۱۳ بنگال نے آج انتقال کیا +

لنڈن ۳ جولائی۔ چینل کی بحری فوج خلیج بیسودا سے روانہ ہوئی مگر معلوم نہیں کہ اُس فوج کو کیا حکم ہوا۔ ۸ جہاز مالٹا سے انگلنڈ میں طلب ہوے ہیں تاکہ اُنکو اجازت ہو کہ اپنے معمولی کام پر جاویں +

لنڈن ۳ جولائی۔ مسٹر گلیڈسٹون کا ارادہ تھا کہ ایک درخوست بابت آزادی دیسی اخبارات کے پارلیمنٹ میں ۵ جولائی کو پیش کرونگا اب ۲۶ جولائی تک ملتوی رہا۔ ڈاک کا بندوبست جو سابق میں تھا وہی بدستور قایم رہیگا۔ مگر تو بھی جسکا ارادہ ٹھیکہ لینیکا ہو وہ

برندیسی سے سکندریہ تک اور نہر سویز سے بمبی اور عدن میں جو پہونچانا چاہے وہ سویز سے نگھائی تک کی درخواست کرے +

قسطنطنیہ ۳ جولائی - جنرل ٹاڈلبن تجویز کر رہے ہیں کہ اپنی ساری روسی فوج کو تین حصوں پر تقسیم کرکے ایڈریانوپل میں لیجاوے +

برلن ۴ جولائی - ٹرکی اسبات کے طالب ہیں کہ یہہ ظاہر کیا جاوے کہ اسٹریا کی فوج کب تک صوبہ ہرزیگونیا اور باسینا میں رہیگی + خیال کیا جاتا ہی کہ کانفرنس اس خواہش پر کچھ غور نہیں کریگی - کل کے روز کانفرنس میں تعطیل رہی +

لنڈن ۴ جولائی - اسسٹنٹ سکرٹری ہند نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ لارڈ کراین بروک نے اُس خاص کمیٹی کی رپوٹ کو جو افسران فوجی یعنے میجر کے عہدے پر توپخانوں میں کام کرنے میں مقرر ہوئی منظور کیا اور بذریعہ تار برقی گورنر جنرل کو خبر پہونچی کہ جسقدر جلد ہوسکے اُن افسران کو جو مستحق ہیں باقی تنخواہ ترقی شدہ دیجاوے

برلن ۴ جولائی - آج کانفرنس میں ترکوں نے عام طور سے یہہ امر قبول کیا کہ اسٹریا کی فوج ہرزیگونیا و باسینا میں داخل ہو - اس مداخلت کی خاص تجویز اسٹریا اور ٹرکی کے درمیان کیجاویگی - دریائے ڈینوب تمام دنیا کی تجارتی کاموں کے واسطے کھلا رہیگا + ہرجانہ جنگ روس کی بابت یہہ مقرر ہوا کہ ٹرکی کی وہ آمدنی جو اب خاص کام کے واسطے تجویز ہوئی ہی اسمیں سے کچھہ نہ لیا جاویگا اور نہ کچھہ زمین دیجاویگی - اور اب باطوم کی بابت ذکر ہونے لگا ہی اور یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اس معاملہ میں بہت مشکلات پیش آوینگی +

لنڈن ۵ جولائی - وزیر صیغہ مال نے بیان کیا کہ وہ ہفتہ بعد رپوٹ مال کا تتمہ پیش کیا جاویگا +

رنگون ۴ جولائی - جو آگ رنگون میں لگی تھی اب بجھہ گئی ہی مگر اس آتش زدگی سے ۴۵۰ مکان جنمیں چند شہزادوں و شاہزادیوں کے مکانات شامل ہیں جلگئے مگر جانوں کی خیر رہی اور کسی شاہی مکان کو صدمہ نہیں پہونچا +

برلن ۶ جولائی - کانفرنس نے ایک مراسلہ سلطان روم کے پاس روانہ کیا ہی جسمیں لکھا ہی کہ یونان کی سرحد بڑھانیکو منظور کرنا چاہیے +

لنڈن ۶ جولائی - ممبران کونسل ہند مندرجہ ذیل نے لارڈ کراین بروک کے اُس مراسلہ کو جسمیں لکھا تھا کہ ایکٹ ۱۸۵۸ء میں کچھہ ترمیم ہونی چاہیئے منظور نہیں کرتے یعنے سر ارسکین پری - سر ولیم میور اور کرنل یول - گرسر بیلی الیلس - سر ایچ نارمن - سر ایف ہیلای - سر جی ولسلی - سر ایچ رالنس - سر ڈبلیو میریودر - سر ایچ منٹگمری - آنریبل ای ڈرامنڈ - اور مسٹر کیلس ابھی کچھہ رائے ظاہر نہیں کرتے +

شاہ فارس نے سر البرٹ سمسون کو ایک تمغہ جسپر شیر ببر اور آفتاب کی تصویر ہی دیا ہی +

بٹاویا ۶ جولائی - اکین میں چونکہ سرکشی ہو رہی ہی اسواسطے بٹاویا سے ایک بڑی فوج وہاں بھیجی جاویگی +

برلن ۷ جولائی - ممبران کانفرنس نے اسبات کو منظور کیا کہ آبنائے دارڈنیلز جنگی جہازوں کے لئے بند رہے - اور یہہ بھی منظور کیا کہ باطوم روس کو دیا جاوے باطوم میں جسکا جی چاہے تجارت کرے - کانفرنس میں یہہ ذکر بھی ہوا کہ یونان کی سرحد دریائے سلمبریا کے دہانے سے دریائے کلمس کے دہانے تک بڑھائی جاوے - اور اگر اسمیں کوئی مشکل نظر آویگی تو سلاطین یورپ اسکا فیصلہ کر دینگے +

لنڈن ۷ جولائی - کانفرنس کے فیصلوں سے سب لوگ ناراض ہیں - اور فرقہ کنسرویٹف کے اخبارات اور پیرس کے اخبارات اُن فیصلوں کو پسند نہیں کرتے +

برلن ۷ جولائی - اسٹریا ماہ اگست تک صوبہ ہرزگونیا و باسینا میں مداخلت نہیں کریگا - روس اسبات کو منظور کرتا ہی کہ بایزید و وادی الاصغرد روم کو واپس دیا جاوے +

لنڈن ۸ جولائی - چینل کی بحری فوج جزیرہ سیپرس میں داخل ہوگئی ہی +

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف بیان کرتا ہی کہ ایک نیا عہدنامہ انگلنڈ اور ٹرکی کے درمیان تحریر ہوا ہی اور اس عہدنامہ کی خاص یہہ غرض ہی کہ جو صوبجات ایشیا ٹرکی میں ہیں اُنکی حفاظت انگلنڈ اور ٹرکی کرتے ہیں + سلطان اسبات کو منظور کرتے ہیں کہ انگلنڈ جزیرہ سیپرس پر مداخلت کرے +

لنڈن ۸ جولائی - آج شام کو ہوس آف کامنس میں مسٹر کراس نے ایک سوال کے جواب میں اسبات کی بابت جو ڈیلی ٹیلیگراف میں شایع ہوئی بیان کیا کہ چونکہ روس نے باطوم کو ۴ جون سے اپنے قبضہ میں کرلیا ہی اسواسطے ٹرکی اور انگلنڈ کے درمیان نیا عہد مقرر ہوا ہی اور اُس عہدنامہ میں انگلنڈ اقرار کرتی ہی کہ ہم ٹرکی کے صوبجات کی حفاظت کرنے میں مدد دینگے - اور سلطان اقرار کرتے ہیں کہ ہم جزیرہ سیپرس انگلنڈ کو دیتے ہیں - اور جزیرہ سیپرس میں فی الفور انگلنڈ کی فوج داخل ہوگی +

سٹر گارنٹ وُسلی جزیرہ سیپرس کے گورنر مقرر ہوئے +

لودیانہ

گرمی گئی اور برسات آئی۔ برسات کا شروع تو عین موقع پر ہوا ہے لیکن اگر چاروں مہینے موافق برسات ہوئی تو اُمید ہے کہ فصل خاطر خواہ ہوگی +

۸ جولائی کو پیر کے روز رات بھر تقاطر ہوتا رہا جب صبح ہونے لگی تو خوب زور شور سے بارش باران نے نزول فرمایا اور دل کھولکر برسا۔ اسیطرح منگل کے روز صبح سے ۹ بجے تک تو تقاطر ہوتا رہا بعد اسکے بجے تک خوب بارش ہوتی رہی پھر مطلع صاف ہوگیا۔ اور غلہ نے بھی گرانی کیطرف سے کچھ رخ پھیرا ہے۔ زراعت پیشہ لوگ جوق جوق تخم ریزی کے لئے غلہ خریدکر رہے ہیں اور یہہ بارش ایسی ہوئی ہے کہ تخم ریزی بخوبی ہو جاویگی +

اس ہفتہ کے جو اخبارات ہمارے دفتر میں انگریزی و فارسی پہونچے اُن سے معلوم ہوا کہ تمام ہندوستان میں کہیں زیادہ کہیں کم بارش شروع ہوگئی ہے اور سرکاری رپوٹ سے بھی معلوم ہوا ہے کہ فصل کے آثار عموماً اچھے پائے جاتے ہیں اب سوائے علاقہ میسور کے کہیں قحط کے سخت آثار نہیں رہے +

ہمنے ہفتہ گذشتہ میں جو تحریر کیا تھا کہ ہمسے دو چار صاحبوں نے دریافت کیا ہے کہ جو چندہ مجروحان روم کے واسطے شہر کے لوگوں نے جمع کیا تھا وہ کہاں گیا سو ۸ جولائی کو جناب خواجہ احمد شاہ صاحب سوداگر پشمینہ نے ہمکو رسیدات آمدہ بمبئی مرسلہ چندہ مبلغ ۲۲۲۶ روپیہ و دستخطی وکیل قسطنطنیہ مقیمہ بمبئی دکھلائیں اُنسے ہمکو معلوم ہوا کہ چندہ وہاں پہونچ گیا ہے سو اُن سائلوں کو جنہوں نے ہمسے سوال کیا تھا اطمینان کرنا چاہئے اور نیز چندہ دہندگان بھی مطلع رہیں کہ جہاں کیواسطے چندہ جمع ہوا تھا وہاں پہونچ گیا ہے۔ ہمکو افسوس آتا ہے کہ باعث عدم اتفاقی قوم کے ایسے ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں ورنہ جہاں قومی اتفاق ہے وہاں ایسے خیالات ہرگز پیدا نہیں ہوتے +

۲ جولائی کو بدھ کے روز جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم دیا تھا کہ چونکہ اب موسم خراب ہے اسواسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بدرؤں سے غلیظ پانی نکلکر نالیوں میں نہ آنے پاوے اور صاف پانی نہانے دھونے وغیرہ کا حسب دستور نالیوں میں جاری رہے اور صفائی والے لحاظ رکھیں و نگران ہیں اور باواز دہل منادی بھی کیجاوے۔ اسپر شہر کے منتظموں یعنے صفائی والوں نے اس حکم کی تعمیل ایسی عمدہ طور سے کی کہ تین روز تک شہر کے نصف حصہ میں تو صاف پانی کا بھی ایک قطرہ نالیوں میں نہ آنے دیا کیونکہ اس تھوڑے ہی عرصہ میں اُس حصہ کے گھر والوں کو یہہ سنایا گیا کہ اگر ذرا سا بھی پانی باہر آیا تو ۵ جرمانہ بھرنا پڑیگا اور ایک جناب کا تو یہہ حکم تھا کہ جس کے دروازہ پر نالی میں ذرا سا پانی دیکھو تو ڈھاڑی سے پکڑ کر ہمارے سامنے لاؤ پھر تو میں علم کی قسم اُسکو خوب سمجھ لونگا یہہ سنتے ہی لوگوں نے اپنی اپنی آبرؤں کے واسطے دو تین دن جیساکہ گھر کی ہوا باہر نہیں نکلنے دیتے پانی نکلنے نہ دیا یہانتک کہ بعضوں نے نہانا چھوڑ دیا۔ بعض مسجدوں کے اماموں نے ڈول اُٹھا لئے اور صبح سے ظہر کے وقت تک دروازے بند رکھے۔ جب ہمنے یہہ خیال کیا کہ ایسا حکم تو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی پیشگاہ سے جو ایک رعایا پرور اور عدل گستر اور رفاہ عام کے کاموں میں ہر وقت ساعی ہیں صادر نہیں ہوا ہوگا ہمنے بطور خود دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایسا حکم حضور ممدوح کے اجلاس سے جاری نہیں ہوا بلکہ یہہ فرمایا کہ آج شہر کے گذرگاہوں پر اشتہار چسپان کئے جاویں اور منادی کیجاوے کہ صاف پانی کی بالکل ممانعت نہیں ہے البتہ غلیظ پانی کا بندوبست کرنا واجب ہے کیونکہ موسم خراب ہے +

اب صفائی والوں کی خدمت میں التماس ہے کہ جو حکم تعمیلی نکلا کریگی ذرا سوچ سمجھ کر تعمیل کیا کریں اور رعایا آزاری سے اجتناب فرماویں +

۷ جولائی کو لالہ رام دتامل صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس لودیانہ اور نور خان صاحب سارجنٹ نے باملاد کنسٹبلان بذریعہ وارنٹ ۲ قمار باز عین قمارخانہ میں ہارجیت کرتے ہوئے گرفتار کئے پولیس سے چالان ہوکر مقدمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی پیشی میں گیا ہے۔ یہہ وہی قمار باز ہیں جو عرصہ دو ماہ کا ہوا گرفتار ہوکر رہا ہوگئے تھے اب کے دیکھئے کیا ہوتا ہے +

جو دعوی بنجانب جناب احمد شاہ صاحب سوداگر پشمینہ منشی جیتر سنگھ صاحب تحصیلدار لودیانہ پر ازالہ حیثیت عرفی کا عدالت میں دایر ہوا تھا وہ خارج ہوگیا +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا

